سوال

(222) تشہد میں انگلی کس وقت ہلانی چاہیے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تشہد میں انگلی کس وقت ہلانی چاہیے شروع سے لے کر آخر سلام تک ہلانی چاہیے جو لوگ نہیں ہلاتے ان کے بارے میں وضاحت فرمائیں اور ان کی روایت «يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا وَلاَ يُحَرِّكُهَا» (مشکوۃ) کے بارے میں وضاحت فرمائیں اور احادیث مسند احمد والی لکھ کر سعادت فرمائیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مشکوۃ باب التشہد فصل اول کی پہلی حدیث :

«عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ الخ» نقل کرنے کے بعد لکھا ہے «وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا» (رواہ مسلم)

''جب نبی ﷺ بیٹھتے نماز میں تو رکھتے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اور اٹھا لیتے دائیں ہاتھ کی وہ انگلی جو انگوٹھے سے ملی ہے اس سے دعا کرتے اور بایاں ہاتھ گھٹنے پر اس پر پھیلائے ہوئے''

اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشہد کے لیے بیٹھتے ہی دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اٹھا لیا کرتے تھے پھر اس حدیث میں جیسے دونوں ہاتھوں کے گھٹنوں پر رکھنے کے لیے لفظ ''وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ'' استعمال ہوئے ہیں ویسے ہی انگلی اٹھانے کے متعلق لفظ ''رَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى'' استعمال ہوئے ہیں تو اب ان دونوں میں سے اول الذکر کو سلام تک قرار دینا اور ثانی الذکر کو ایک لحہ بھر قرار دینا کس دلیل کی بنیاد پر ہے ؟

مشکوۃ باب التشہد فصل ثانی کی پہلی حدیث کے آخر میں ہے فَرَأَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْا بِهَا (رواہ ابوداؤد والدارمی)

''پس میں نے آپ کو دیکھا آپ اس کو حرکت دیتے اس کے ساتھ دعا کرتے'' رہی روایت ''وَلاَ يُحَرِّكُهَا'' تو اس کے متعلق شیخ البانی حفظہ اللہ تعالیٰ تعلیق مشکوۃ میں فرماتے ہیں : «فَالْقَوْلُ بِاَنَّ اِسْنَادَهٗ صَحِيْحٌ لاَ يَخْفٰى بُعْدُهٗ ۔ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهٗ فِيْهِ : وَلاَ يُحَرِّكُهَا ۔ شَاذٌّ اَوْ مُنْكَرٌ عِنْدِيْ لِاَنَّ ابْنَ عَجْلاَنَ لَمْ يَثْبُتْ عَلَيْهِ» الخ''خلاصہ یہ ہے انگلی کو نہ حرکت دینے والی روایت صحیح نہیں''مسند احمد والی حدیث مندرجہ ذیل ہے : «وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ قَالَ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ اَمَرْتَهٗ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ ؟ فَقَالَ اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لاَ يَقْبَلُ صَلاَةَ عَبْدٍ

مُسْبِلٍ إِزَارَہ» (ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد ج ۵ ص ۱۲۵ وقال رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح (مرعاۃ ج ۱ ص ۲۰۹)

’’ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا جبکہ اس کا ازار (حد شرعی) سے نیچے تھا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا جائیں وضوء بنائیں وہ گیا اس نے وضوء کیا اور واپس آیا آپ ﷺ نے فرمایا جائیں وضوء بنائیں ایک شخص نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے اسے وضوء بنانے کا حکم کیوں دیا آپ نے جواب دیا وہ اس حالت میں نماز ادا کر رہا تھا جبکہ اس کی چادر (حد شرعی سے) نیچے تھی اور اللہ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کا ازار ٹخنوں سے نیچے ہو‘‘

ابوداود والی حدیث کے متعلق امام نووی ریاض الصالحین میں لکھتے ہیں رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط مسلم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص192

محدث فتویٰ